اللّٰہ

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ؕ ہَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝

الروم - 40

"اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو اِن کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ وہ پاک ہے اور اسکی شان اِنکے شرک سے بلند ہے"۔

★★★★★★★

خطبہ سالانہ اِجتماع 2006ء

ترتیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(1)

خَيْرُ الْقُرُوْن

برادرانِ سلسلہ عالیہ توحیدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

معزز سامعین کرام آپ سب اور کرہ ارض پر پھیلی ہوئی اُمتِ مسلمہ کا ہر ہر فرد قابل صد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو اپنے حبیب اور آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ آپ کو اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید کا حامل بنایا جس میں قیامت تک آنے والے انسانوں کی فلاح و کامرانی کیلئے نور، رحمت اور ہدایت کا کامل نظام اور بے مثل سامان موجود ہے۔ اِس وقت دنیا میں صرف اُمتِ مسلمہ ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ گذشتہ تمام انبیاء اور اِن پر نازل کی جانے والی کتابوں پر ایمان رکھتی، اُن کا احترام کرتی اور انکی تعلیم کی علمبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں قوموں کیلئے عزت اور ذلت کے راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:۔

☆ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ o (المائدۃ۔12)

''اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور اِن کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تم کو بہشتوں میں داخل کرونگا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر جس نے اِس کے بعد تم میں سے کفر کیا تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا''۔

آپ یقیناً اِس بات پر بھی فخر کر سکتے ہیں کہ آپ کے آباؤ اجداد یعنی قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے

اللہ تعالیٰ کے دین کو اِس خلوص سے اپنایا کہ اِسکو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت …
طرح کھو گئے کہ ہرطرف سے منہ موڑ کر اِسی کے ہو گئے۔ انہوں نے حضور رحمت للعلمین ﷺ …
اِس وارفتگی کے ساتھ کیا کہ جنوں کی داستانیں رقم کر گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور …
حبیبؐ کے اِتباع کا حق اِس طرح ادا کیا کہ خیر الامت کا ہر فرد **صِبْغَۃُ اللّٰہ** میں رنگا اور …
عظیمؐ کے اسوہ حسنہ میں ڈھلا ہوا لگتا تھا۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے آئین حیات …
کاملیت سے اپنایا کہ زندگی کے ہر شعبے میں اِس کی رحمتیں اور برکتیں چھا گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول …
کے فیضانِ نظر سے اِنکے قلوب کا جو تزکیہ ہوا تو فکر کے انداز بدل گئے، عادات واطوار، رہن سہن …
و رواج بدل گئے۔ حلال وحرام کے اصول اور اخلاق کی قدریں بدل گئیں۔ خیر وشر کے معیار …
جنگ کے اسالیب بدل گئے۔ تہذیب وتمدن کے ہر ادارے کی کایا یوں پلٹی کہ زندگی کا حسن کمال …
چھونے لگا آپ کی دی ہوئی تعلیم اور انوار نبوت کے طفیل انسانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے قرب اور …
کی منزلیں آسان ہو گئیں اور اِنکے جوہر اِس طرح کھلے کہ اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہو گیا۔ …
اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا تھا وہ ویسے ہی بن گئے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس گروہ …
الامت اور اِس مبارک دور کو خیرُ القرون کے لقب سے نوازا گیا۔ کیونکہ زمانہ مثالی اقدار و اخلاق …
امان، خوشحالی اور فارغ البالی کا جو خواب صدیوں سے دیکھ رہا تھا اِس نے حقیقت کا رُوپ دھار لیا …
اللہ کے نور اور عدل وانصاف سے بھر گئی۔ حضور رؤف ورحیمؐ کی تربیت گاہ میں تیار ہونے والے …
نصیب اصحاب ستاروں کی مانند روشن اور بعد میں آنے والوں کیلئے نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی …
کیلئے جو شرائط مقرر کر رکھی ہیں، وہ ہر ایک پر پورے اُترے۔ قرآن کریم میں بیان کی گئیں چند …
ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ''اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت …
رکھے گا''۔
(محمد۔7)

☆ ''اور دیکھو بے دل نہ ہونا اور نہ ہی کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن صادق ہو تو تم ہی …
رہو گے''۔
(آل عمران۔139)

☆ ''جو اللہ کی مدد کرتا ہے تو اللہ اِس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ توانا اور زبردست ہے …
وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم اِن کو ملک میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کا …
دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے''۔
(الحج 41 تا 42)

قرونِ اُولیٰ کے مسلمان پورے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے انصار بن کر اُٹھے اور دنیا کو فکری، سیاسی اور معاشی غلامی سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے عظیم مشن میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اِنکے شامل حال رہی، کامرانی نے اِن کے قدم چومے اور صرف نصف صدی کے قلیل عرصے میں وہ تقریباً آدھی دُنیا پر قابض ہوگئے۔ اُنہوں نے خیر الامت کے اعلیٰ نظریاتی اور عملی معیار کو برقرار رکھا اور اللہ تعالیٰ کے اِس انتباہ کو پیش نظر رکھا کہ اگر تم نے اُس کے دین سے روگردانی کی تو دنیا کی قیادت وسیادت کے منصب سے معزول کر دیئے جاؤ گے۔

☆يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ o (المائدۃ۔54)

"اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ جلد ہی ایسی قوم کو آگے لائے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو اور وہ اِس سے محبت کرتے ہوں۔ وہ مومنوں کے حق میں نرم دل اور کافروں پر زبردست ہوں۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کریں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے"۔

یہ تھی اللہ سے محبت کرنے والی اللہ کی محبوب اُمت کے عقائد و اعمال کی ایک جھلک جس کیلئے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا حضرت اسماعیلؑ نے اِس وقت دعا فرمائی تھی جب وہ دونوں بیت اللہ کی بنیادیں اُونچی کر رہے تھے۔

☆رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ o
(البقرہ۔128)

"اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنے لئے امت مسلمہ بنانا"۔ یعنی جس طرح ہم دونوں تیرے اطاعت گزار ہیں وہ اُمت بھی ایسی ہی ہو۔ اسلام کے معنی ہیں تابع فرمان ہونا، گردن جھکا دینا اور محبت سے بھرپور والہانہ اطاعت کرنا۔ اس لئے اِسلام میں داخل ہوجانے والے کو مُسلم کہا جاتا ہے۔ اس دعا میں یہ التجا کی گئی ہے کہ ہمیں "مُسْلِمَيْنِ لَكَ" یعنی اپنے سامنے سر جھکانے والا بنا اور جس مقدس گروہ کی تمنا کر رہے ہیں اسے بھی "مُسْلِمَةً لَّكَ" اپنے سامنے گردن خم کرنے والی امت بنائیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انداز فکر اور طرز حیات کو "ملت ابراہیم" کا نام دے کر اظہار قبولیت فرمایا اور اپنے آخری رسول اللہ علیہ وسلم کو

اسی طریقہ پر چلنے کا حکم دیا۔

☆وَمَنْ اَحْسَنُ دِیناً مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفاً ط وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاًo(النساء۔125)

''اور اس شخص سے کسی کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیک بھی ہے اور ملت ابراہیم کا پیرو ہے جو یکسو تھے اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا۔''

☆ ثُمَّ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَo(النحل۔123)

''پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو ایک حنیف یعنی ایک طرف ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔''

قرآن کریم میں اکثر مقابات پر جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے وہاں اُن کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں کہ ایک تو وہ حنیف یعنی یکسو اور یک رُخ تھے وہ ہر طرف سے منہ موڑ کر اللہ کے ہو کر رہ گئے تھے۔ اور دوسری یہ بات بار بار فرمائی گئی کہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ حالانکہ کبھی رسول مشرک نہیں ہو سکتا لیکن آپ کے لئے اس صفت کی تکرار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی توحید کا مقام اتنا بلند ہے کہ اس میں شرک کا شائبہ تک نہ تھا اور اللہ نے آپ کو اپنا خلیل بنا کر خصوصی انفرادیت عطا فرمائی۔ یہی اعلیٰ معیار امت مسلمہ کیلئے بھی منظور ہوا تا کہ وہ خیر الامت بن سکے۔

☆☆☆

(2)

ملت ابراہیم

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خالص توحید اور اللہ کی محبت کے رنگ میں رنگی ہوئی زندگی کو شرف قبولیت عطا فرما کر انہیں اپنا خلیل بنالیا۔ آپ کو امام الناس کے مرتبہ جلیلہ پر متمکن فرمایا اور آپ کے طریقہ یعنی ملت ابراہیم کی اتباع کے لئے اپنے آخری رسول علیہ کو مامور فرمادیا تا کہ قیامت تک آنے والے انسان اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اس کی محبت، دوستی، رضا اور قرب کی منزل کو پاسکیں۔ اب ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور رسول الناس علیہ کو اس آئین حیات کے پانچ بنیادی اصولوں کو اعلان کرنے کا حکم کس انداز سے دے رہے ہیں۔

ترجمہ:۔

☆ "آپ فرمادیجئے کہ میرے رب نے مجھے صراط مستقیم دکھادیا ہے وہ ایک دین مستحکم اور طریقہ ہے ابراہیم کا (ملت ابراہیم) جو اللہ کی طرف یکسو تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔"

☆ آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

☆ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں (مسلمین) میں سے پہلا ہوں۔

☆ آپ فرمادیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا۔ اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اُسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہے پھر وہ تم کو جتلا دے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔

☆ اور وہ ایسا ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک دوسرے پر رتبہ بڑھایا تا کہ تمہیں آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بے شک آپ کا رب جلد عذاب دینے والا اور بے شک وہ بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے"۔ (انعام۔ 161 تا 165)

ترجمہ:۔

"بے شک ابراہیم امام اور یکسو ہو کر اللہ کے فرماں بردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ وہ اسکی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور اپنی سیدھی راہ پر چلایا تھا۔ اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی بھلائی عطا کی تھی اور وہ آخرت میں بھی صالحین میں ہونگے۔ پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ملت ابراہیم کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔" (النحل 120 تا 122)

اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ (ملت ابراہیم) اِسقدر پسند آیا کہ اسے آخر
کیلئے آئینِ حیات قرار دے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے خلیل کی زندگی
ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ جن کڑی آزمائشوں اور اِمتحانوں سے اپنے دوست کو گذارا اور انہوں
تبتل اِلی اللہ اور **توکل علی اللہ** کی جو قندیلیں روشن کیں اور جس اعلیٰ وارفع
مظاہرہ کیا اِسے ہمیشہ کیلئے محفوظ فرما دیا تا کہ جس اُمت مسلمہ کی آپ نے آرزو فرمائی تھی اسے آپ
نقوش پا ڈھونڈنے میں دقت پیش نہ آئے۔ یہ بات ہر وقت ہمارے ذہن میں رہنی چاہیے کہ آخرت
کامیابی اور اللہ کے ہاں اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کیلئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے
زبانی دعوؤں سے نہیں بلکہ کام کرنے ہی سے کام بنتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں
ایمان کے ساتھ عمل پر زور دیا ہے اور یہ واضح فرما دیا ہے کہ جو کوئی بھی ایمان کا اقرار کر کے اللہ کی
دوستی اور محبت کا خواہاں ہوگا اِسے لازمی طور پر آزمائشوں سے گذرنا پڑے گا۔

☆ ''کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ
جائیں گے اور اُن کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ جو لوگ اِن سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے اُن
آزمایا تھا اور اِن کو بھی آزمائیں گے۔ سو اللہ اُن کو ضرور معلوم کرے گا جو اپنے ایمان میں سچے ہیں
اُن کو جو جھوٹے ہیں''۔ (عنکبوت۔ 1 تا 2)

☆ ''اے پیغمبر جو لوگ کفر میں جانے کی جلدی کر رہے ہیں اُن لوگوں میں سے جو صرف منہ سے
کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن اِن کے دل مومن نہیں ہیں اِن کی وجہ سے آپ غمناک نہ ہونا''۔
(مائدۃ۔ 41)

اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تقاضہ کرتے ہیں کہ وہ بھی میرے دوست ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق
اطوار کو اپنا لیں اور ہر طرف سے منہ موڑ کر، شرک کی ہر آلائش سے بچتے ہوئے یکسو ہو کر میرے
فرمان بن جائیں اور اِس کا عملی نمونہ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو قرار دیتے ہوئے حکم فرمایا
کہ جسے اللہ تعالیٰ کی محبت مطلوب ہے وہ میرے محبوب کا اِتباع کرے۔ ابراہیمی نسبت کے حامل نبی
زمانؐ اور آپ کی اُمت کو قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

☆ ''ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر صرف اللہ کے ہو رہے تھے
اِسی کے تابع فرمان (مسلم) تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔ ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں
جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ پیغمبر (آخر الزمانؐ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا
حامی اور دوست ہے''۔ (آل عمران۔ 67 تا 68)

☆ ''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچ فرمایا پس ملت ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر
ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں نہ تھے''۔ (آل عمران۔ 95)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ اُوپر دی گئیں آیات میں اِس بات کو بار بار دہرایا گیا ہے کہ میرے خلیل علیہ السلام کی زندگی شرک سے قطعی پاک تھی اور وہ صرف میرے ہی ہو کر رہ گئے تھے۔ توحید پر بار بار زور دیا جارہا ہے کیونکہ یہی دین کی بنیاد ہے اور اِس کے بل بوتے پر ہی مومن کردار کی بلندیوں تک پہنچتا ہے اور اِس کے برعکس شرک کو ظلم عظیم اور ناقابل معافی جرم قرار دیتے ہوئے مشرک پر جنت کو حرام کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتے ہیں کہ تم بھی یکسوئی اور یکجہتی والے بن کر اللہ کے ہو جاؤ ورنہ شرک والی زندگی تمہیں بلندیوں سے گرا کر تمہاری شخصیت کو بکھیر کر رکھ دے گی۔ جیسے میرے خلیل حنیف یعنی یکسو تھے تم بھی اُنکی پیروی میں **حُنَفَاء** بن جاؤ۔

☆ **حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرُ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّمِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ o (الحج۔ 31)**

"کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے صرف اللہ کے ہو جاؤ، اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے گا تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اُچک لے جائیں یا ہوا کسی دُور جگہ اُڑا کر پھینک دے"۔

تمام عقائد، عبادات، اَوراد و اذکار اور مجاہدات کا مقصود تزکیہ اخلاق اور کردار سازی ہے۔ توحید کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا:۔

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اِک مسئلہ علم کلام
روشن اِس ضو سے اگر ظلمت کردار نہ ہو
خود مسلمان سے پوشیدہ ہے مسلمان کا مقام

اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت سے حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو پیدا فرما کر کامل اطاعت کرنے والی اُمت مسلمہ کو اُٹھایا اور اِسے اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر چلنے کا حکم دیا۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ ملت ابراہیم کا بہترین نمونہ تھے اِس لئے حکم خداوندی کے مطابق آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت مقصود ہے تو میرا اِتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔ اب ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہ اخلاق و اطوار بیان کریں گے جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔

اُسوۂ ابراہیم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی جن عادات وصفات کا ذکر فرمایا اور آپ کی جو شان بیان فرمائی ہے، ہم اِختصار کی خاطر اُن آیات قرآنی کا صرف ترجمہ لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اِن پر غور فرمائیں، اِنہیں

اپنائیں اور مقبول بارگاہ بنانے والی اِس تعلیم سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اِسے آگے بڑھا کر خلق...
خدمت کریں۔

☆ جب وہ اپنے رب کے پاس "قلبِ سلیم" یعنی عیبوں سے پاک دل لے کر آئے۔(صافات...

☆ ہمارے بندوں ابراہیم اور اِسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں وا...
تھے۔(یعنی چشم بینا رکھتے تھے اور صاحب عمل تھے)(ص۔45)

☆ بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے، نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔(ھود۔121)

☆ بے شک ابراہیم اِس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اللہ نے انکو برگزیدہ کیا تھا اور صراطِ مستقیم
چلایا تھا۔(نحل۔121)

☆ جب اِن سے اِسکے رب نے فرمایا کہ اِسلام لے آؤ تو اُنہوں نے عرض کی کہ میں رب
العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔(البقرہ۔131)

☆ آپ نے اپنے بیٹوں کو بھی اِسی بات کی وصیت کی کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند
فرمایا ہے تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ (البقرہ۔132)

☆ جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو وہ اِن میں پورے اُترے۔ اللہ نے
کہا میں تمہیں لوگوں کا امام بناؤں گا۔ اُنہوں نے اپنی اولاد کیلئے عرض کیا تو ارشاد ہوا کہ ہمارا اقرار
ظالموں کیلئے نہیں ہوا کرتا۔(سورہ بقرہ۔124)

☆ آپ نے فرمایا کہ میں نے سب سے یکسو ہر کر اپنا رُخ اِس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے
زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور اِن کی قوم نے بحث کی تو فرمایا
تم مجھ سے اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہو اِس نے تو مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے اور جن چیزوں کو
اِس کا شریک بناتے ہو میں اُن سے نہیں ڈرتا۔ ہاں جو میرا رب چاہے۔ میرا رب اپنے علم سے ہر چیز کا
احاطہ کئے ہوئے ہے کیا تمہیں سمجھ نہیں آتی۔ بھلا میں اِن چیزوں سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو کیونکر
ڈروں جب کہ تم اللہ کا شریک بنانے سے نہیں ڈرتے ہو جس کی اِس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ اب
دونوں فریقوں میں سے کونسا امن کا مستحق ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔(الانعام۔79۔81)

☆ تمہارے لئے ابراہیم اور اِن کی رفقاء میں اُسوہ حسنہ یعنی عمدہ عمل کی مثال ہے جب اُنہوں نے
اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور اِن سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو لاتعلق ہیں ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں
گے۔ جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کھلم کھلی عداوت اور دشمنی ہے۔(الممتحنہ۔4)

☆ ابراہیم اور اِن کے ساتھیوں میں اُسوۂ حسنہ ہے جو کوئی اللہ سے ملاقات اور روزِ آخرت کی اُمید
رکھتا ہو۔ اور جو روگردانی کرے تو اللہ بھی بے پروا اور سزاوارِ حمد ہے۔(الممتحنہ۔6)

(3)

اِبتلا اور عطا

دنیا میں بھی سمجھدار انسان اچھی طرح پرکھنے اور آزمانے کے بعد ہی کسی کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چند کڑی آزمائشوں سے گذارنے کے بعد ہی خلیل اللہ کی خلعت فاخرہ سے نوازا۔ آپ کے خلاف سب سے پہلا محاذ تو اپنے گھر میں ہی کھلا جب آپ نے اپنے باپ کے سامنے بتوں کی بے بسی اور برائی بیان کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید پیش کی تو اس نے کہا اِس روش سے باز آ جاؤ ورنہ میں تجھے سنگسار کر دونگا یا تم میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ۔ کیونکہ باپ تو بت پرستی والے دین کا پروہت اور پرچارک تھا۔ لیکن عشقِ خلیل اِن دھمکیوں کو کب خاطر میں لاتا تھا۔ وہ ایک دن موقع پا کر اِن کے صنم کدہ میں جا گھسے اور مفروضہ خداؤں کے ٹکڑے اُڑا دیئے۔ جب وقت کے باجبروت بادشاہ نمرود کے سامنے پیش کئے گئے تو اِسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے ایسے مسکت دلائل دیئے کہ کافر مبہوت ہو کر رہ گیا اور اِسکے کے دعویٰ ربوبیت کے پرزے اُڑ گئے۔ طاغوتی طاقت سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو اپنے دین کو بچانے کیلئے قوت کا حربہ آزمانے پر اُتر آیا۔ پوری قوم نے حق کے ترجمان اور وقت کے بہترین انسان کو جو انہیں جہنم کی آگ سے بچنے کی دعوت دے رہا تھا خود اِسے ہی آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا۔ جب اِس کا انتظام مکمل کر لیا تو:۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشہ لبِ بام ابھی

وہ عشق اللہ کا تھا جسے سنانے یا بتانے کی حاجت نہ تھی وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا وہ تو اپنے بندے کے ساتھ بلکہ رگِ جان سے بھی قریب تر تھا۔ اور بندہ جو کہ صرف اِسی کا بن کر رہ گیا تھا سراپا تسلیم و رضا بن کر آتش نمرود کے شعلوں میں بھی اِسی لئے خاموش تھا کہ وہ بھی اپنے رب کو دیکھ رہا تھا کیونکہ بندگی کا یہی تو کمال ہے کہ اپنے رب کو دیکھ لے۔ حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے **"فَاعْبُدْ رَبَّكَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ"** اپنے رب کی بندگی اِس طرح کر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ ایمان کی اِن معراج کی گھڑیوں اور قرب کی ساعتوں میں جو اللہ کی رحمت برسی تو اس نے آگ کی حرارت کو ٹھنڈا اور انگاروں کو گلزار میں بدل کر رکھ دیا۔ پھر اللہ کا حکم ہوا تو اِسکی راہ میں ہجرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمائی تو حسب حکم اپنی بیوی اور معصوم بچے کو اِس وادی میں چھوڑ آئے جہاں گھاس کا تنکا تک نہ پیدا ہوتا تھا۔ جدائی کے اِس امتحان میں کامیاب ہوئے تو اپنی محبوب ترین متاع نوجوان بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کر دینے

کا حکم دے دیا گیا تو آپ نے یہ عظیم قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کیا اور داستانِ عشق کو اپنے جگر کے خون سے رنگین بنانے کیلئے تیار ہو گئے۔ جب سراپا تسلیم بیٹا اسماعیل زمین پر لیٹ گیا اور باپ نے تیز دھار خنجر پر گرفت مضبوط کر لی اور دوسرا ہاتھ حلقوم پسر پر رکھ دیا تو اِس منظر کی دہشت سے ورائے بھی لرزہ طاری ہو گیا۔ حضرت جبرائیل نے بحکم خدا حضرت اسماعیل کو ہٹا کر اِن کی جگہ ایک دُنبہ رکھ دیا جو ذبحہ ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ندا دی کہ اے ابراہیم تم نے رؤیا کو حقیقت بنا دیا۔

یہ تھے وہ بڑے اور کڑے امتحانات جن میں سرخرو ہونے کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرات ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کی امامت عطا فرمائی اور انہیں اپنا خلیل بنایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

☆وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًاؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ۝

(البقرہ۔124)

"جب ابراہیم کے رب نے چند باتوں میں اِن کی آزمائش کی تو وہ اِن میں پورے اُترے۔ تو اللہ نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ میری اولاد پر بھی عنایت ہو تو اللہ نے فرمایا ہمارا اقرار ظالموں کیلئے نہیں ہوا کرتا"۔

اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کو ابتلا میں سے گذارتا ہے تو جو بندے شیوہ تسلیم و رضا اختیار کرتے ہوئے مصائب کو خوشی سے برداشت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں بے شمار ظاہری اور باطنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام پر بھی انعام و اکرام کی بارش ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل یعنی دوست اور دنیا کا امام و پیشوا بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل سے انہیں زمین و آسمان کی بادشاہت کا نظام دکھایا تا کہ انہیں یقین کامل کی دولت نصیب ہو۔ جب اطمینان قلب کی خاطر آپ نے التجا کی کہ اللہ مجھے دکھا دیں کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے چار پرندوں کو ان کے سامنے زندہ کر کے تسکین کا سامان فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اِنہیں دنیا میں بھی اجر دیا اور آخرت میں بھی انہیں صالحین میں ٹھہرایا۔ اِن کی اولاد میں نبوت وحکمت اور حکومت کو بھی جاری فرمایا۔ اولاد کیلئے دعا کی تو اللہ نے علم وحلم والے بیٹے کی بشارت دی۔ اِبتلا کے بعد جب عطا کا دور شروع ہوا تو دوست نے دوست سے جو کچھ بھی مانگا وہ دیا گیا۔

رُوحانی مرکز

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کا پیشوا بنایا تو ایک خاص جگہ پر اہل زمین کیلئے ایک

روحانی مرکز تعمیر کرنے کا شرف بھی آپ کو عطا کیا گیا۔ کیونکہ آگے چل کر جس ہستی نے رنگوں، نسلوں اور قوموں میں بٹی ہوئی دُنیا کو ایک کلمہ، ایک دین اور ایک مرکز پر لانے کا عظیم کام سرانجام دینا تھا اِس نے یہاں ہی جلوہ افروز ہونا تھا۔ گویا خلیل اللہ کے ہاتھوں سے اِس بستی کو آباد کیا جا رہا تھا جہاں حبیب اللہ کی تشریف آوری ہونی تھی۔ بیت اللہ، مکہ مکرمہ، اپنی اولاد اور اہل ایمان کے بارے میں آپ کے زمودات اور دُعائیں بھی خصوصی توجہ کی طالب ہیں کیونکہ جملہ اہل حرم یعنی اُمت مسلمہ کی کامیابی اِنہی سوچوں کو اپنانے اور اِن پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ قرآن کریم ہماری راہنمائی فرماتا ہے کہ بیت اللہ کس لئے تعمیر کیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو یہاں کس غرض کیلئے بسایا اور آنے والی اُمت مسلمہ کیلئے کیسی کیسی پیاری دُعائیں فرمائیں۔ چنانچہ سورت ابراہیم کی آیات 35 تا 37 میں ارشاد ہوا ہے:۔

☆ ''اور جب ابراہیم نے دُعا کی کہ اے میرے رب اِس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اِس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ''۔

☆ ''اے میرے رب اُنہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ تو میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

☆ ''اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس لا بسائی ہے۔ اِس لئے کہ اے پروردگار یہ نماز قائم کریں۔ تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ اِن کی طرف جھکے رہیں اور اِن کو میووں سے روزی دے تاکہ تیرا شکر کریں''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مکہ کو انسانوں کیلئے عالمگیر اجتماع اور امن و امان کے حصول کا مرکز بنا دیا۔ سورۃ البقرہ آیات 125 اور 126 میں یہ فرمان جاری فرمایا:۔

☆ ''اور ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ جس جگہ ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اِس کو نماز کی جگہ بنا لو۔ اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو''۔

☆ ''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے دُعا کی اے پروردگار اِس جگہ کو امن کا شہر بنا اور اِس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں اُنکے کھانے کو میوے عطا کر۔ تو اللہ نے فرمایا کہ جو کافر ہوگا میں اِسکو بھی کسی قدر متمتع کروں گا پھر اِسے عذاب دوزخ بھگتنے کیلئے ناچار کر دونگا اور وہ بری جگہ ہے''۔

اُمت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ خصوصی فضل اور رحمت فرمانا چاہتے ہیں اِسی لئے ملت ابراہیم کا اِتباع
کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اُوپر لکھی گئی آیات پر غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کیلئے اپنے گھر کو صاف
رکھنے کا حکم دے رہے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو حریم کبریاء میں داخلہ ملتا ہے۔اہل حرم کو میووں اور پھلوں کا
رزق عطا کرنے والی دُعا بھی منظور کر لی گئی۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو یہ دُعا صرف اہل ایمان
کیلئے کی لیکن اللہ کی سراپا رحمت ذات نے اپنے نیک بندوں کے طفیل کفار کو بھی دُنیا کی قلیل زندگی میں
فائدہ دینے کا وعدہ فرما لیا۔یہ خاص بات بھی نوٹ فرمالیں کہ اللہ کے مقرب بندوں کے قدموں سے
برکات ملتی ہیں اُن کے حصول کیلئے خود حکم فرمایا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے کھڑا ہونے والی جگہ پر نماز
پڑھا کرو۔چنانچہ آج بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین جس پتھر پر ثبت ہیں وہ ایک شیشے
کے فانوس میں بند ہے جس کے سامنے ہمہ وقت نوافل پڑھنے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے
قرآن کریم میں صفا اور مروہ کو شعائر اللہ قرار دے کر ان کے درمیان سعی کرنے کو عبادت میں شامل فرمایا
ہے اسی طرح مقبولین بارگاہ بندوں کے جو آثار اور نشانات ہوتے ہیں ان سے فیوض و برکات حاصل
کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ان چیزوں کا احترام کرنا اللہ کے پیارے بندوں کی محبت کے زُمرے میں
آتا ہے اور یہ محبت **مِنْ دُوْنِ اللّٰہ** نہیں بلکہ **فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ** کہلاتی ہے۔اس لئے حجر اسود کو
چومنا، آب زمزم کو متبرک جاننا، حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کے لئے عقیدت و محبت کا
اظہار کرنا اور قرآن کریم کو بوسہ دینا یہ سب مستحسن اعمال ہیں۔

یہ بات تو برسبیل تذکرہ درمیان میں آ گئی۔حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے انسانوں
کے لئے روحانی مرکز بیت اللہ تعمیر کرتے وقت اپنی اولاد کے لئے امت مسلمہ کا اعزاز طلب کیا تو ساتھ
ہی حضور خاتم النبیین رحمت اللعلمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی بعثت کے لئے یہ دعا فرمائی۔

☆ **رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○** (بقرہ۔129)

''اے ہمارے رب ان میں انہیں میں سے ایک رسول معبوث کیجو جو ان کو تیری آیات سنایا کرے اور
کتاب اور حکمت سکھایا کرے اور اُن (کے دلوں کو) پاک صاف کیا کرے۔بے شک تُو غالب اور
صاحب حکمت ہے''۔

اسی وجہ سے حضور ﷺ فرمایا کرتے کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا اثر ہوں۔

(4)

اہل ایمان کے لئے نصاب

1۔شرک سے پاک توحید

جب انبیاء کے سردار اور اللہ کے آخری رسول ﷺ کا ظہور ہوا تو صدیوں سے چھائی ہوئی ظلمت چھٹنے لگی۔اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل فرمادی اور نعمتوں کے اتمام کا اہتمام کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے دیوانے شمع رسالت کے گرد پروانوں کی طرح اکٹھے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے دعاء خلیل کے الفاظ دہرائے اور مومنین پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا:

☆لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْ امِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o(آل عمران:164)

"اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات سناتا اور اُن کو پاک کرتا اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ کے حکم کے مطابق خود بھی ملت ابراہیم کا اتباع کیا اور مومنین کو بھی شرک سے یکسر پاک توحید کی تعلیم دی کیونکہ شرک وہ ظلم عظیم ہے جو دوسرے اعمال کو غارت کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شرک سے بچنے کے لئے مزید تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

☆"اے محمد ﷺ آپ کی طرف اور ان پیغمبروں کی طرف جو آپ سے پہلے آئے یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم ریاکاروں میں ہو جاؤ گے۔بلکہ صرف اللہ ہی کی بندگی کرو اور شکر گذاروں میں ہو جاؤ۔"(الزمر۔65-66)

☆"آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں البتہ میری طرف وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک معبود ہے۔تو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ نیک اعمال سرانجام دے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔"(الکھف۔110)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔ہر شے اپنے اپنے شعور کے مطابق اسے پہچانتی، اس کی تسبیح بیان کرتی اور اس کی اطاعت میں لگی ہوئی ہے۔وہ اکیلا ہی کائنات کا نظام سنبھالے ہوئے ہے۔اس کی ذات قدیم اور حَیٌّ قَیُّوم ہے، اس کے لئے نیند، اُونگھ، تھکاوٹ اکتاہٹ، بھوک اور موت ہرگز روا نہیں۔نہ ہی اسے کسی وزیر مشیر اور اولاد کی حاجت ہے۔اگر چہ وہ ہماری عبادت یا بغاوت سے بے نیاز ہے لیکن بندوں کے لئے اپنی رحمت کے سبب کفر کی بجائے ایمان کو پسند فرماتا ہے۔چنانچہ ارشاد ہوا:

☆ اے لوگو رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آئے ہیں تو تم ایمان آؤ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر کفر کرو گے تو جان رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔" (نساء۔170)

مخلوق میں سے جن اور انسان ہی ہیں جو اللہ کے دیئے ہوئے اختیار کا غلط استعمال کر کے نافرمانی و روگردانی کرتے ہیں تو اس کا وبال بھی انہی کی جانوں پر پڑے گا۔ اگر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی آیات کے معاملے میں اندھا بن جائے اور اپنے خالق و مالک کی پہچان سے محروم ہو جائے تو اس کی بادشاہی میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ ہو:

☆ وَقَالَ مُوسىٰ اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعاً فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌo (ابراہیم۔8)

"اور موسیٰ نے کہہ دیا کہ اگر تم اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب کافر ہو جاؤ تو اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے"۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور بے پروائی کا ذکر یوں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے میرے بندو اگر تمہارے اول و آخر تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر تمہارے اول و آخر انس و جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے بڑا نافرمان ہے تو اس سے میری بادشاہی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو اگر تم سب ایک میدان میں جمع ہو جاؤ اور مجھ سے سوال کرو اور میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی سوئی کے سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔" (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لوگو اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ نہ کہ کسی ایسی ہستی کی جو خود پیدا کی گئی ہو اور اس نے کچھ بھی پیدا نہ کیا ہو۔ اوپر دی گئی سورۃ کہف کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور سید البشر ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو بتا دیجئے کہ معبود صرف ایک اللہ ہے اور میں تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ کسی چیز کا رُتبہ یا مقام اس کی حد سے بڑھا دینا **غُلُو** کہلاتا ہے جو کہ ظلم ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کے بارے میں کیا اور انہیں الوہیت کا مقام دے ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی الوہیت کی نفی کرنے کے لئے ایک عام مثال دی کہ وہ کیسے **اِلٰہ** بن گئے وہ دونوں تو کھانا کھاتے تھے یعنی طعام کے محتاج تھے۔ جو خود ہی محتاج ہو اسے کوئی کج فہم ہی اپنا معبود بنا سکتا ہے۔ یہ کھانا کھانے والی شرط بڑی زبردست ہے کیونکہ کھانا تو انسان ہی کھاتا ہے چاہے وہ کتنا بڑا ولی اللہ یا پیغمبر ہی کیوں نہ ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس خدشہ کے پیش نظر اپنی اُمت کو تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا:

☆وَلَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ۔ (رواہ بخاری)

"تم مجھے اس طرح حد سے نہ بڑھانا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم مجھے اس کا بندہ اور رسول ہی کہنا۔"

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کی قدرت اور شان کا بیان ہماری عقل کی رسائی اور وہم وگمان سے بھی باہر ہے۔ ناسمجھ انسان جن کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اُنہوں نے تو ایک چیونٹی یا مچھر تک پیدا نہیں کیا بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ اللہ رب العالمین ان سے پوچھتا ہے:

☆اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (الرعد۔16)

"بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہے کیا انہوں نے اللہ کی سی مخلوقات پیدا کی ہے کہ ان کو مخلوقات میں شبہ پڑ گیا۔ آپ کہہ دیں کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی بندگی میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانے کے سخت احکام دیئے ہیں وہاں اپنے رسولوں اور نیک بندوں کی عزت وتوقیر کے آداب بھی سکھائے ہیں کیونکہ ادب کرنے والے ہی مراد پاتے اور بے ادب بے نصیب رہ جاتے ہیں۔ لیکن حفظِ مراتب کا لحاظ رکھنا اشد ضروری ہے تا کہ نہ تو خدا کو بندہ بنایا جائے اور نہ ہی بندوں کو خدا۔ اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے لوگوں کو اپنی بندگی کی دعوت نہیں دیتے بلکہ اللہ کا راستہ بتاتے اور انہیں اللہ والے بنا دیتے ہیں۔ اب ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:۔

☆کسی انسان کے شایاں نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ تم رب والے بن جاؤ کیونکہ تم کتاب پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔ اور وہ تمہیں یہ بھی نہیں کہے گا کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بنالو۔ بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا وہ تمہیں کافر ہونے کو کہے گا۔ (آل عمران۔79 تا80)

☆"اور جو شخص ان میں سے کہے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو اسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں"۔

☆"جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ ہیں وہ بے شک کافر ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ اگر اللہ عیسیٰ بن مریم اور ان کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اُس کے آگے کس کی پیش چل سکتی ہے۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ سب پر اللہ ہی کی بادشاہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ (المائدۃ۔17)

آپ نے اللہ کی بے نیازی اور جلال شاہی سے بھر پور فرمان سنا کہ ہم ساری مخلوق کو ہلاک کرنا
چاہیں تو کون ہے جو ہمارا ہاتھ روک سکے۔ آیات کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ سے یہ
کفر و شرک صرف پتھر اور لکڑی کے بنے ہوئے بتوں کو معبود بنانے کا نام ہی نہیں ہے بلکہ انبیاء اولیاء
الوہیت اور ربوبیت کا عقیدہ رکھنا بھی کفر ہے۔ جو انسان خود الہ اور رب ہونے کا دعویٰ کرے
جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کو معبود ٹھہرائیں وہ بھی ظالم شمار ہوں گے۔ جن بزرگوں
مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ لیتے ہیں اور ہر مشکل میں انہی کو پکارتے ہیں حالانکہ انہوں نے
گز نہیں دی ہوتی تو وہ اللہ والے اپنے عقیدتمندوں سے ہرگز خوش نہ ہوں گے کیونکہ ان کے
سے اللہ تعالیٰ ان سے بھی پوچھ گچھ کرے گا جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا ہے:

☆ ''اور جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے
میری والدہ کو معبود مقرر کرو۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے۔ مجھے کب شایان تھا کہ میں ایسی بات کہتا
مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو آپ کو معلوم ہوگا۔ جو بات میرے دل میں ہے آپ جانتے
ہیں اور جو آپ کے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک آپ **عَلَّامُ الْغُیُوب** ہیں۔ میں نے
انہیں وہی کہا جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب ہے اور تم سب کا بھی
ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان کی خبر رکھتا رہا۔ جب آپ نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو آپ ان
کے نگران تھے اور آپ ہر چیز سے خبردار ہیں۔'' (المائدۃ۔116 تا 117)

ملت ابراہیم کے کڑے معیار میں شرک صرف بتوں کے آگے سر جھکانے ہی کا نام نہیں بلکہ اللہ
تعالیٰ اور اُس کی محبت کا مدمقابل کسی بھی چیز کو ٹھہرانا شرک ہے خواہ وہ جان و مال یا اپنے نفس کی خواہشات
ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

o ''آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔'' (جاثیہ۔23)
o ''افسوس ہے کہ مشرکین پر جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل نہیں۔'' (حم سجدہ۔7)
o ''مشرکوں میں نہ ہونا جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور خود فرقے فرقے ہو گئے۔'' (روم۔32)
o ''شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اگر تم ان کے
کہنے پر چلے تو بے شک تم بھی مشرک ہو۔'' (انعام۔121)

وقت کی قلت کے سبب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان یہاں ختم کرتا ہوں اور قرآن کریم کے ورق
ورق پر کائنات کے خالق و مالک اور حکمران کی قدرت و عظمت کے روشن اور بین دلائل بکھرے ہیں
التجا بھی کرتا ہوں کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت باترجمہ کیا کریں۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

2۔اخلاص

توحید میں اخلاص کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس میں کسی طرح کی بھی آمیزش نہ ہو۔ایک مومن کو اس عقیدے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنی چاہئے کہ نظام کائنات کی ملکیت اور ربوبیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔زندگی کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی سے ملتی ہے اور وہی مصیبتوں، بیماریوں اور تکلیفوں کو دور کرنے والا ہے۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

☆ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ۝ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ۝ (النحل۔53تا54)

"اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب اللہ کی طرف سے ہیں اور جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُس کے آگے چلاتے ہو۔پھر جب وہ تکلیف دور کر دیتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ اس روش کو پسند نہیں فرماتا کہ میرے بندے میری بجائے دوسری ہستیوں کو اپنا رب مان لیں، انہیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھیں اور ان کے سامنے دعائیں اور التجائیں کرنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کو یکسوئی اور اخلاص پسند ہے اور بار بار اسی کا حکم دیا ہے۔

☆"پہلوں کو بھی یہی حکم دیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ تمام امیدیں اللہ کے ساتھ وابستہ کر کے اور یکسو ہو کر اس کی بندگی کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور یہی سچا دین ہے۔" (البینہ۔5)

☆"ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو پورے دین (یعنی نظام حیات) کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کرو۔" (الزمر۔2)

☆"وہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔تم پورے دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو، ہر طرح کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا رب ہے۔" (مومن۔65)

☆ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ سے ارشاد ہوا ہے کہ نظام بندگی کو اسی کیلئے خالص کر کے اس کی بندگی کروں۔اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ سب سے پہلا مسلمان بنوں۔کہہ دیں کہ اگر میں اپنے رب کا حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔آپ کہہ دیں کہ میں اپنے دین کو (شرک سے) خالص کر کے اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔" (الزمر۔11تا14)

☆"دین کو خالص کر کے صرف اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا ہی جانیں" (المومن۔14)

انسان جب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مدد کے لئے پکارتا یا اس کے سامنے سر جھکاتا ہے تو وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر اس کو اپنا رب بنا کر اس کی بندگی کا مرتکب ہوتا ہے جو درحقیقت شیطان کی اطاعت و

عبادت ہے۔ جیسا کہ سورۃ یاسین میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے بنی آدم کیا میں نے تم سے
لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا کہ وہ تمہارا دشمن ہے اور صرف میری ہی عبادت کرنا
ہے۔" بانی سلسلہ عالیہ توحیدیہ حضرت قبلہ خواجہ عبدالحکیم انصاری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے
ہر نماز میں پڑھتے ہو اور اللہ کے سامنے اقرار کرتے ہو کہ **اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْ**
ہم آپ ہی کی بندگی کرتے اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو پھر اس آیت پر عمل بھی
پڑھا نہ کرو۔

برادران گرام! یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ اعمال صالح کے اجر و ثواب کا انحصار نیت پر
جو عمل خلوص نیت کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا جائے گا اس کی قبولیت سیکڑوں
گناہ بڑھ جاتی ہے۔ اعمال کو قوت پرواز عطا کرنے والے پر "خلوص اور محبت" ہیں۔ اس
مطابق یوں سمجھئے کہ "عمل x خلوص = اجر ثواب" اگر عمل تو ہے مگر خلوص و محبت سے خالی
(عمل x صفر = صفر) ہو جائے گا۔

لیکن اس کے برعکس اگر صرف زبانی محبت کے بلند و بانگ دعوے تو موجود ہیں لیکن عمل
بھی نتیجہ صفر ہی ہوگا۔ (صفر x خلوص = صفر)

ایک اور بات بھی یاد رکھیے کہ اس کارزار حیات میں دشمنِ ایمان شیطان سے اگر کوئی
سکتی ہے تو وہ خلوص ہی ہے۔ روزِ ازل جب ابلیس کو مہلت عطا کر دی گئی کہ وہ انسانوں کو
اللہ تعالیٰ کی عبادت کی راہ سے ہٹانے کے لئے اپنے حربے آزما لے تو اس نے بھی جذبہ اخلاص
سامنے اعتراف شکست کر لیا۔

☆ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ o اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِ
(الزمر۔ 82:...)

"شیطان کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں ان سب (انسانوں) کو بہکاؤں گا سوائے ان
تیرے مخلص بندے ہیں۔"

3۔ توکل علی اللہ

☆ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا ...
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o (الانعام۔ 79)

"میں نے یکسو ہو کر اپنے چہرے کا رُخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین
پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں"۔

...مان جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستارے، چاند اور سورج کی چمک دمک اور
...ر خالق کائنات کے سامنے سر بسجود ہو کر کیا اور اُمت مسلمہ کا ہر فرد نماز شروع کرنے سے
...قرار کرتا ہے کہ میں نے بھی اپنی نظروں اور اُمیدوں کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات کو بنالیا ہے۔
...اللہ کہا جاتا ہے۔ ایک مومن زندگی کی تگ و دو میں تمام ممکنہ اور جائز اسباب کو اختیار تو کرتا
...ہے نگاہ مسبب الاسباب اللہ تعالیٰ پر رکھتا ہے کیونکہ وہی فاعلِ حقیقی ہے۔ اس جذبہ ایمانی
...ہے ایک حدیث مبارکہ سماعت فرمائیں:

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس کو فرمایا ''اے لڑکے میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں۔ یہ
...کو وہ تمہاری حفاظت کریگا۔ اللہ کو یاد رکھو تم اُسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم مانگو تو اللہ ہی
...اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو اور یہ یقین جانو کہ اگر پوری دنیا والے تمہیں
...پہنچانے کیلئے جمع ہو جائیں تو تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا
...اور اگر ساری دنیا والے تمہیں نقصان دینے پر تُل جائیں تو اتنا ہی نقصان دے سکیں گے جتنا
...تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے۔ قلم اُٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں''۔ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ پر ایمان کی پختگی کی کسوٹی توکل اور بھروسہ ہی ہے اس کے بارے میں اب چند احکامات
...واضح ہوں۔

☆ ''اگر تم صاحب ایمان ہو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھو۔'' (المائدہ۔23)

☆ ''اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔'' (احزاب۔3)

☆ ''جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو پھر وہی اس کے لئے کافی ہے۔'' (طلاق۔3)

☆ ''اللہ کے اذن کے سوا مومنوں کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مومنوں کو چاہئے کہ اللہ ہی پر
بھروسہ رکھیں۔'' (مجادلہ۔10)

☆ ''آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ
دیا ہے۔ وہ ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو اللہ ہی کا بھروسہ رکھنا چاہئے۔'' (توبہ۔51)

...ماسواء اللہ کا خوف

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے اس حقیقت پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ نفع اور نقصان
پہنچانے والی صرف اللہ کی ذات ہے اس لئے وہ محبوب و معبود اللہ کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اسکے سوا نہ کسی
سے ڈرتے ہیں نہ خاطر میں لاتے ہیں اور یہی اللہ کا حکم ہے۔

☆ ''کیا تم اُن (کفار) سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ ہی اس لائق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان

رکھتے ہو۔"(توبہ۔13)

☆"یہ تو شیطان ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔اگر تم مومن ہو تو ان سے
اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔"(آل عمران۔175)

☆"سو اُن سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں
کہ تم راہِ راست پر چلو۔"(البقرہ۔150)

☆"مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے اور نماز
زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ایسے لوگ ہی امید ہے کہ ہدایت یافتہ
ہوں۔"(توبہ۔18)

یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ ماسوا اللہ کا خوف شرک ہی کا شاخسانہ ہے۔کیونکہ انسان
ڈرتا ہے جسے نفع و نقصان پر قادر جانتا ہے۔

رمزِ پیغامِ محمد ﷺ جو سمجھ جاؤ گے
شرک کو خوف کے پردے میں چھپا پاؤ گے

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھو اسی
اسی سے چمٹے رہو یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے اور یہی کامرانی کی راہ ہے۔

☆"جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھا اُن کو وہ اپنی رحمت اور
میں داخل کرلے گا اور اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھائے گا۔"(النساء۔175)

☆"اور اللہ کی راہ میں ویسا جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے
دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔یہ طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا۔اسی نے
نام مسلمان رکھا اس قرآن سے پہلے بھی اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں
بن جاؤ۔پس تمہیں چاہئے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو۔وہی
ولی اور مالک ہے پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔"(الحج۔78)

5۔شکر یعنی احسان شناسی

شکر ایک باطنی احساس اور قلبی کیفیت کا نام ہے۔یہ تو کسی ہستی کے کئے ہوئے احسان اور
کرم کو جاننے اور ماننے کا نام ہے۔اس کی مہربانیوں کا کامل شعور اور اسکے حسن سلوک کے احسا
دل کے معمور رکھنے کا مقام ہے۔اس احسان شناسی کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ انسان بھی اس ہستی
اور ایثار کا مظاہرہ کرے اور اسکے جو حقوق ہیں انہیں خوشی اور خلوص کے ساتھ ادا کرے۔اگر کوئی

کسی کی مہربانیوں اور دی ہوئی نعمتوں سے آنکھیں بند کر لے یا انکار کر دے تو اسی کا ...ری یا کفر ہے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں یوں سمجھ لیں کہ احسان شناسی شکر اور ایمان کی اور احسان ...شکری یا کفر کی راہ ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت کے صراط مستقیم سے ہٹانے ...شیطان کا بنیادی ہتھیار ہی یہ ہے کہ وہ انسان کو نفسانی خواہشات اور مادی لذات میں الجھا کر ...شناسی اور شکر و ایمان کی راہ سے ہٹا دیتا ہے۔

☆ "شیطان نے کہا کہ مجھے تو تو نے ملعون کیا ہی ہے میں بھی ان کی خاطر تیرے صراط مستقیم پر ...وں گا۔ پھر ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے (بے راہ کرنے کیلئے) آؤں گا۔ ...اور ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔" (اعراف۔16 تا17)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی بدی اور خیر و شر میں تمیز کرنا سکھائی اور اعمال میں انتخاب و اختیار کی ...عطا کر کے زندگی اُس کے لئے ایک امتحان بنا دی ہے۔

☆ "ہم نے انسان کو راہ بتا دی ہے اب چاہے وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا بنے۔" (الدھر۔3)

جس بندے کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس و شعور ہوگا وہ ضرور اس کی اطاعت و بندگی کی راہ اختیار ...گا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بتا دیا کہ وہ میری نعمتوں ...کے شکر گذاری کرنے والے تھے اور یہ بھی مہربانی فرمائی کہ امت مسلمہ کو محدود اور ذاتی قسم کی نعمتوں ...تصور سے نکال دیا اور شکر گذاری کے شعور کو نئی جہتیں دے کر وسعت عطا فرما دی تا کہ اُسے اللہ کی ...رضا کے اعلیٰ مقامات تک رسائی ہو۔

☆ "ابراہیم اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے۔ اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم پر چلایا اور ہم نے ...کو دنیا میں بھلائی دی تھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہونگے۔" (نحل۔121 تا122)

☆ "اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات کو اور دن کو بنایا تا کہ تم اس میں آرام کرو اور اس ...فضل تلاش کرو تا کہ تم شکر کرو۔" (القصص۔ 73)

☆ "بھلا دیکھو تو جو پانی پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں۔ اگر ...چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے۔" (واقعۃ۔68 تا70)

☆ "وہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے مسخر کر دیا تا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس ...سے زیور (موتی) وغیرہ نکالو جسے تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ...تا کہ تم اللہ کے فضل سے معاش تلاش کرو تا کہ اس کا شکر کرو۔" (نحل۔14)

☆ "اور ہم نے زمین میں تمہارا ٹھکانا بنایا اور اس میں تمہارے لئے سامان معیشت پیدا کئے مگر تم ...کم ہی شکر کرتے ہو۔" (اعراف۔10)

☆ ''اور ان کے لئے ایک نشانی مُردہ زمین ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے
پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں
کر دئے تاکہ یہ انکے پھل کھائیں۔ اور ان کے ہاتھوں نے تو انکو نہیں بنایا پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے
(یاسین۔ 32)

☆ ''کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے
ان کے لئے چوپائے پیدا کر دئے اور یہ ان کے مالک ہیں۔ اور اُن کو ان کے قابو میں کر دیا
میں سے ان کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں اور اُن میں ان کے لئے کئی فائدے اور پینے کی
ہیں تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے۔'' (یاسین۔ 71 تا 73)

☆ ''اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم شکر کرتے ہو۔'' (سجدہ۔ 9)

☆ ''اگر تم شکر کرو (یعنی اس کی نعمتوں کے احسان شناس بن کر) ایمان لے آؤ تو اللہ تم
دے کر کیا کرے گا اور اللہ تو قدر شناس اور دانا ہے۔'' (نساء۔ 147)

☆ ''آپ کہہ دیجئے بھلا تم کو جنگلوں اور سمندروں کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے
اسے عاجزی اور دلی نیاز سے پکارتے ہو کہ اگر ہمیں اس مصیبت سے نجات دے تو ہم شکر گزار
ہو جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اس سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر تم اس کے
شرک کرتے ہو۔'' (انعام۔ 63 تا 64)

جیسا کہ شکر کی تعریف میں ہم نے لکھا ہے کہ اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں کا احساس
شعور حاصل ہو جائے تو وہ قلب و زبان سے اسی کی حمد و ثناء کرے اور خلوص نیت کے ساتھ اسی کا مطیع
تابع فرمان بن جائے۔

لا الہ گوئی بگو از روئے جاں
تاز اندام تو آید بوئے جاں

قرآن کریم میں والدین کا شکر ادا کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ انہوں نے
تمہیں پالنے پوسنے میں جو مشقت اٹھائی اور جو تمہارے ناز نخرے اٹھائے انکا دلی احساس کرو اور تم
ان کے ساتھ شفقت اور رحمت کا سلوک کرو، ان کی خدمت کو کبھی بوجھ نہ جانو اور نہ ہی اُکتاہٹ کا اظہار
کرو۔ یہ حقوق زبانی شکریہ کے چند الفاظ کہہ دینے سے پورے نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی شکر
کا حق محبت و عبادت اور تسلیم و رضا کی راہ پر چلنے ہی سے ادا ہوتا ہے۔ اللہ کے ہاں اس منافقانہ روش کی
کوئی قدر و قیمت نہیں کہ زبان پر الحمدللہ ہو رہا ہو اور دل شکووں سے پر اور غم دنیا میں رو رہا ہو۔ تمام

کہ انسان کا شعور اور سوچنے کا انداز بدلا جائے۔ جب ذہن بدلے گا تو طرز ... انقلاب برپا ہو جائے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا کی گئی ... کرنے کے بعد آل داؤد کو حکم دیا کہ شکر گذاری والے اعمال کرو کہ یہی اس کی ... کرنے کا طریقہ ہے۔

اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ۝ (سبا۔13)

"... شکر گذاری والے اعمال کرو۔ اور میرے بندوں میں تھوڑے ہی شکر گزار ہیں۔"

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ۔ اللہ رحیم و کریم نے سچ فرمایا۔ کیونکہ انسان اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر ... کرے تو اپنے منعم حقیقی کو پہچان جائے اور اسکی بندگی کی راہ میں بچھتا چلا جائے۔ یہی وجہ ... کریم میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا اولین مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ "اللہ کی آیات یعنی ... کرتے ہیں۔" جن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اسکی دی ہوئی نعمتوں کا ذکر ہوتا ہے۔ اللہ ... بنی نوع انسان پر نہایت مہربان اور نعمتیں عطا کرنے میں سخی اور فراخ دل ہے میرے ... نعمتوں کا احسان نہیں جتلاتا بلکہ یہ احساس دلانا چاہتا ہے کہ اسے انسان سے بہت زیادہ ... کہ وہ بھی اس محبت کا جواب محبت سے دے اور اس کی محبت اور عبادت میں کسی کو شریک نہ ... لیکن ایسے بھلا کیونکر ہو سکتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے انتخاب و عمل کا اختیار خود عطا کیا ہے ... اختیار ہوگا وہاں اختلاف کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ اب ذرا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں ... اور اسکی ناشکری کے بارے میں قرآن کریم کا ایک جامع بیان دیکھئے:

"اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے ... کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں کو تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے ... لگا دیا کہ دونوں ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو تمہاری خاطر مسخر کیا۔ اور جو ... مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو احاطہ نہ کر سکو۔ مگر ... انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔" (ابراہیم۔31 تا 34)

علامہ اقبالؒ نے شاید اسی خیال کو شعر میں ڈھال دیا ؎

یہی انساں ہے سلطاں بحر و بر کا؟
کہوں کیا ماجرا اس بے بصر کا
نہ خود بیں نے خدا بیں نے جہاں بیں
یہ شاہکار ہے تیرے ہنر کا؟

(5)

عروج وزوال کا معیار

1۔اعلیٰ اخلاق اور نفع رسانی

ملت ابراہیم کے نام سے جو نصاب بیان کیا گیا ہے وہ کافی مشکل ہے اور اسے ایسا ہی ہو
کیونکہ آزمائشوں اور دشواریوں سے گذرنے کے بعد ہی انسان میں وہ کردار پیدا ہوتا ہے جو اسے
مقرب بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ اُمت مسلمہ کو خصوصی انعامات اور عالمی سیادت کی اہم ذمہ داری
نوازنا چاہتا تھا اس لئے آخری دور کے لئے اپنے آخری رسول ﷺ کو اس پر چلنے کا حکم دیا تاکہ
اُمت حبیب خدا اور حامل خلق عظیم ﷺ کے نقوش پا پر چلتی ہوئی اخلاق و کردار کے اس مطلوبہ معیار
آجائے جہاں اللہ کی طرف سے انہیں خیر الامت کا اعزاز بخشا جائے۔ اس برگزیدہ گروہ میں شمولیت
کے لئے شرط اول یوں بیان فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال
کے عوض خرید لئے ہیں (سورۃ توبہ۔ **111**) اس معیار کو دیکھتے ہوئے علامہ اقبالؒ بھی پکار اُٹھے

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندہ مومن اس کے احکام کے سامنے سپر انداز ہو کر سرنگوں ہو جائے اس نے
حکم دیا کہ اسلام یعنی مکمل اطاعت میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور پھر شیطان اور خواہشات
کا اتباع ہرگز نہ کرو یہی اللہ تعالیٰ کے دین کی تشریح و توضیح ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ
اطاعت و اتباع اور فرائض ونوافل کی پابندی کرنے سے مومن کے دل میں اللہ کی محبت گھر کر لیتی ہے
اِس کی زبان شُستہ اور اخلاق شائستہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور وہ اللہ کی ساری مخلوق کے لئے
رحمت و شفقت بن جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ **بُعِثْتُ لِاُ تَمِمُ مَكَارِمَ
الْاَخلَاقِ** مجھے تو بھیجا ہی اس لئے گیا ہے کہ اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کروں۔

بانی سلسلہ عالیہ توحیدیہ حضرت خواجہ عبدالحکیم انصاریؒ نے بھی تعمیر ملت میں تحریر فرمایا ہے کہ
عبادات بالذات مقصود نہیں بلکہ ہمارے باطن کو بدلنے اور زندگی میں تبدیلی لانے کا واحد اور بہترین
ذریعہ ہیں۔ شعائر اسلام میں سب سے پہلی چیز ہے ایمان محکم اور سب سے آخری چیز ہے اخلاق کامل۔
اسلام یہی چاہتا ہے کہ اہل ایمان مجسم اخلاق، سراپا عجز و نیاز اور محبت و خدمت کے علمبردار بن جائیں۔
اسلام تو محبت اور رحمت کا دین ہے جس کا مقصود بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور خدمت ہے۔ یہ عالمی

... کے لئے منشور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور آخرت کی حیات پر ایمان لانے کی
... جس میں جبر کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ہمارا محبوب و معبود اللہ وہ ہے جس نے اپنی
... رحمت لکھ رکھی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ مومنین پر رؤف و رحیم اور عالمین کے لئے رحمت
... قرآن مجید کی شان یہ ہے کہ اس میں نور و رحمت، شفا اور ہدایت ہے اور سچے مومن
... بھائی اور دوسرے انسانوں کے لئے سراپا شفقت ہوتے ہیں۔ اپنی مجالس،
... اور بازاروں میں ملتے اور وداع ہوتے وقت ایک دوسرے کے لئے سلامتی، رحمت اور
... دعا کرنا ہم اہل ایمان ہی کا شعار ہے۔ اور اللہ کی جنتوں میں بھی سَلَامًا سَلَامًا کی
... گی۔

فطرت مسلم سراپا شفقت است
خلق را دست و زبانش رحمت است

... کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ **اَلْخَلْقُ عَيَالُ الله** کے مطابق ساری
... اللہ کا کنبہ ہے۔ سب انسان ایک ہی باپ کی اولاد ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے بھائی
... امت یا قوم بنی نوع انسان سے محبت کرتی اور اسکی خدمت کو اپنا شعار قرار دے لیتی ہے اللہ
... سے محبت کرتا اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے کہ
خیرُ النَّاسِ مَنْ يَنفَعُ النَّاس ۔ یعنی سب سے اچھا انسان وہ جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ جب
... اسی جذبہ سے سرشار ہو اور انسانیت کی خدمت محض اللہ کی رضا کی خاطر کرے اسے ہی خیر
... ہو جائے گا۔ انسانی تاریخ میں ایسے واقعات بھی نظر آتے ہیں جب کچھ عرصہ کے لئے ظلم و فساد
... کرنے والی قومیں غالب آ جاتی ہیں لیکن ان کا زور زیادہ طویل نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ ان کو منظر سے
... کا انتظام کر دیتا ہے مقام انسانیت اور احترام آدمیت سے عاری قومیں کبھی بھی پائیدار تہذیب کو جنم
... سکتیں فیضان سماوی سے محروم قوموں کے کمالات کی حد مشینوں کے انبار لگانے اور تباہی کے
... بنانے تک ہوتی ہے۔

بر تر از گردوں مقامِ آدم است
اصلِ تہذیب احترامِ آدم است

... اللہ تعالیٰ نے یہ اصول سمجھانے کے لئے قرآن کریم میں بڑی عمدہ مثال بیان فرمائی۔
☆ "اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر
... پھولا ہوا جھاگ آ گیا۔ اور جس چیز کو زیور یا کوئی اور سامان بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں

اس میں بھی ایسا ہی جھاگ ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے
سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے۔ جو بھی شے لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے
مثالیں بیان فرماتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کے حکم کو قبول کیا ان کے لئے بہتری ہوگی اور
کو قبول نہ کیا اگر زدے زمین کے سب خزانے ان کے اختیار میں ہوں تو وہ سب
ساتھ ہی اتنے اور نجات کے بدلے صرف کر ڈالیں (مگر نجات کہاں) ایسے لوگوں کا
اور ان کے ٹھکانا بھی دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔" (الرعد۔ 17 تا 19)

ان آیات کی جو تفسیر پیر محمد کرم شاہ" نے ضیاء القرآن جلد دوم میں لکھی اسے نقل کرنا
ہوتا ہے تا کہ اخلاق اور کردار کی اہمیت واضح ہو جائے۔

"اس اُبھرے ہوئے جھاگ کے نیچے جو نتھرا ہوا پانی یا صاف پگھلی ہوئی دھاتیں
وہ حق ہے اور اُس پر اُبھرا ہوا جھاگ باطل ہے۔ بظاہر تو وہ جھاگ اُوپر ہے اور پانی اس
ہوا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد پانی کی کوئی لہر آئے اٹھا کر کنارے پر پھینک دے گی اور کوئی
پگھل کو نکال باہر کرے گا اور اس جھاگ اور میل کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ اسی طرح باطل
کے باوجود مٹنے والا ہے۔ حادثات کی کوئی ایک ٹکر ہی اُس کی مغرور گردن کو مروڑ کر رکھ دیتی
نتھرے ہوئے پانی کی طرح رواں دواں آگے بڑھتا ہے۔ باغوں اور کھیتوں کو سیراب کر
جو بن بخشتا ہے اور لاکھوں پیاسوں کی پیاس بجھاتا ہے۔ اب اس راز سے پردہ اٹھایا جاتا
بقائے دوام کیوں بخشا گیا اور باطل کے مقدر میں فنا وزوال کیوں رقم ہوا۔ یہاں بیان ہوا
اصول ہے کہ جو چیز نفع رساں ہوگی، جس سے ہماری مخلوق کو فائدہ پہنچے گا، جو بزم ہستی کی
افزائش کا باعث ہوگی وہ باقی رہے گی اور جو چیز افادیت اور نفع رسانی کی صفت سے محروم
ہو جائے گی۔ جب بھی کوئی چیز اپنی افادیت کھو بیٹھے وہ کسی وقت کتنی عزیز اور گراں قدر کیوں نہ
اٹھا کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ آپ صبح سویرے اپنے باغیچہ سے خوبصورت رنگین اور پیارے
پھول چن کر اُن کا گلدستہ بناتے ہیں اور کتنے شوق سے اسے کسی گلدان میں سجاتے ہیں۔ ان
دیکھ کر کتنی تازگی اور فرحت محسوس کرتے ہیں لیکن جب وہ دوسرے دن کملا جاتے ہیں۔ ان کی
اور انکی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے تو اس گلدستہ کو اپنے اِنہی ہاتھوں سے اٹھا کر باہر پھینک دیتے ہیں
حال نظریات کا بھی ہے۔ زندگی کے کسی شعبہ سے متعلق ہوں جب تک وہ مفید نتائج پیدا کرتے
ہیں زندہ سلامت رہتے ہیں اور جب وہ افادیت سے محروم ہو جاتے ہیں تو انہیں بھلا دیا جاتا
قوموں اور افراد کے لئے بھی عروج وزوال کا یہی معیار ہے۔ جب تک کوئی فرد یا کوئی قوم اپنی

پسندیدہ اخلاق اور منفعت بخش اعمال سے متصف رہتی ہے اس کی عظمت کا پرچم بلند فضاؤں
میں ... ہے اور ہر حادثہ اس کو نئی طاقت بخشتا ہے ہر آزمائش اس کی قوتوں کو جلا بخشتی ہے۔ لیکن جس
... قوتیں بانجھ ہو جاتی ہیں، ان کے اخلاق گر جاتے ہیں اور انکا طریقہ کار راہ راست سے
... ہے تو عزت وکرامت کا جو تاج صدیوں سے ان کے سر پر جگمگا رہا تھا وہ چپکے سے اتار
... وہ زرنگار مرصع تخت جس پر وہ بیٹھا کرتا تھا اس کے نیچے سے خود کھسک جاتا ہے۔ آپ
... ترقی و ادبار کا مطالعہ کریں۔ آپ افراد کے عروج وزوال کا جائزہ لیں ایک ہی اصول ہر جگہ
... جاری وساری نظر آئے گا۔ ہر قوم کو زندہ رہنے کے لئے قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ ہر قوم کو عزت و
... حصول کے لئے قربانی دینا پڑتی ہے اور پھر اس حاصل کردہ عزت وناموری کو برقرار رکھنے
... محنت سے کام کرنا پڑتا ہے اور یہی حال افراد کا ہے۔ ہم عروج حاصل کرنے کیلئے بڑے
... منصوبے بناتے ہیں ہم بلند مناصب تک پہنچنے کے لئے بڑے خواب دیکھا کرتے ہیں لیکن صد
... وہ راستہ اختیار نہیں کرتے جو قدرت نے اس منزل تک پہنچنے کے لئے مقرر کیا ہے اور اس طرح عمر
... ٹھوکریں کھاتے چلے جاتے ہیں۔ تھک کر چور ہو جاتے ہیں اور منزل ہے کہ دور ہی دور ہوتی چلی جاتی
... ترقی کا خواب دیکھنے والوں، بام عروج پر پہنچنے کی تڑپ رکھنے والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود کو نفع
... دکھی دلوں کا سکون بنیں تا کہ اشکبار آنکھیں ان کو دیکھ کر مسکرانے لگیں۔ اپنے دامنِ شفقت کو
... دامن کشادہ کریں تا کہ مصیبت زدوں کو اس کے سایہ میں پناہ مل سکے۔ منزل چل کر خود ان کے
... قدموں میں آئے گی اور اقتدار کی کرسی بصد منت ان کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ جب تک بنی
اسرائیل رشد وہدایت کا چراغ روشن کئے رہے "إِنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ" کا شرف
... نصیب رہا جب ملت اسلامیہ نے اس ذمہ داری کو سنبھالا تو خَيْرُ الْاُمَم کا تاج ان کے سر پر رکھ
دیا۔ اپنے عہد عروج میں جہاں جہاں بھی مسلمان گئے جہالت کے اندھیروں میں علم وعرفان کے
... روشن کرتے رہے۔ لق ودق صحرا، مرغزاروں اور لالہ زاروں میں بدل گئے۔ انکے اٹھارہ سالہ بچے
... مغرب کے مظلوموں اور ستم زدوں کی امداد کے لئے پہنچے اور انہیں ظلم واستبداد کی زنجیروں سے
... اگر ان کے عالم تحقیق واجتہاد سے علم وحکمت کے گلستانوں میں تازہ پھول کھلا رہے تھے تو اُن
... کاشتکار اور ایک باغباں بھی اپنے ذوق تجدید کی تسکین کے لئے پھلوں، پھولوں اور اناجوں میں
... نئی قسمیں پیدا کر رہا تھا۔ ان کا طبیب اگر امراض جسمانی کی تشخیص میں سب سے گوئے سبقت
... تھا تو اُن کا صوفی روحانی امراض کی چارہ گری میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔ جب تک اس قوم کا
... خیر وبرکت کا سرچشمہ بنا رہا اس کی پیش قدمی کو روکنے کی ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی اور جب اس کی

صلاحیتیں سہل انگاری کا شکار ہو گئیں، جب اسکا نشتر تحقیق کند ہو گیا اور جذبہ اجتہاد ٹھنڈا پڑ گیا، جب
کے حوصلے پست اور ولولے سرد ہو گئے، جب اس کے نو جوانوں کو شمشیر و سناں سے نفرت اور
رباب سے پیار ہو گیا تو پھر اسی اصول کے تحت تخت و تاج سے دستبردار ہونا پڑا۔ الحمرا کی دیوارو
سایوں میں انکے بوڑھوں اور بچوں کو بیدردی سے ذبح کر دیا گیا۔ شاہی محلوں میں شہزادیوں
لونڈیاں بکیں اور انہیں اندلس کی سرزمین سے جہاں انہوں نے نو سو سال تک حکومت کی تھی نکالا
حال ہندوستان اور دوسری جگہوں پر ہوا۔ عزت و کرامت کی وہ قباء زریں جو اُن کے آباؤ اجداد نے
محنت و مشقت سے حاصل کی تھی وہ انہیں اپنے ہاتھوں سے اتار کر دوسروں کو دینی پڑی۔ یہ اللہ
کا قانون ہے اور اس میں کسی قوم یا فرد کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اگر تم اپنی موجودہ حالت پر خوش نہیں
بسورنے یا سرد آہیں بھرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔ اپنے آپ کو بدلئے زمانہ خود بخود بدل جائے گا۔
سبق قرآن نے آپ کو پڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے نفس
بدلیں اور یہ بھی آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ قوم ہو یا فرد بقاء دوام اس کے لئے ہے، عزت کی بلندیاں اس
لئے ہیں جس سے خلق خدا کو فائدہ ہو۔ آئیں اپنے آپ کو مخلوق کے لئے نفع رساں بنائیں
صلاحیتوں کی برتری، اپنی سیرت کی پاکیزگی، اپنے عزائم کی پختگی اور حق کے لئے جینے اور حق کے
مرنے کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ دنیا خود ہی آپ کو اپنی آنکھوں پر بٹھائے گی۔"

(تفسیر ضیاء القرآن۔ جلد دوم)

(6)

رقابت اقوام

زادہوں یا قومیں ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کی دوڑ میں مسابقت یا باہمی مقابلے کا جذبہ بڑا اہم ادا کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ عالمی سطح پر دو یا دو سے زیادہ قومیں یا تہذیبیں موجود اللہ تعالیٰ کی علیم و حکیم ذات نے ایسا ہی انتظام کیا ہے اور اس کی حکمتوں سے بھی ہمیں آگاہ کر دیا۔ ن داعی ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ حکم تو دیا کہ اہل کتاب کو پُراز حکمت دلائل اور پیار بھری نصیحتوں ذریعہ دعوت حق ضرور دیتے رہنا۔ لیکن یہ بھی فرما دیا کہ بقاء باہمی کے اصول پر قائم رہنے کے باوجود سے دوستی ہرگز نہ کرنا تاکہ مسابقت کا جذبہ سرد نہ پڑ جائے۔ اب ان ہدایات سے متعلقہ آیات پڑھیے:

☆ ہم نے انسانوں کے ہر گروہ کے لئے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم ب کو ایک ہی امت کر دیتا۔ لیکن جو کچھ اس نے تمہیں دیا وہ چاہتا اس میں تمہیں آزمائے۔ سو تم نیک ہوں میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو۔ تم سب کو لوٹ کر اللہ ہی کے پاس جانا ہے پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا۔" (مائدہ۔48)

☆"اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے پاس سے کوئی امر نازل کرے پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں"۔ (النساء۔ 51 تا 52)

☆"اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں اُن کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ۔ اور مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو"۔ (النساء۔ 57)

☆"اے اہل ایمان تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تم اہل کتاب اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں"۔ (آل عمران۔186)

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو حقائق بیان فرمائے ہیں موجودہ دور کے حالات اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف جو گروہ بندی ہو رہی ہے وہ اِن کی تصدیق کر رہی ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی دوستی ایک کھلی حقیقت ہے۔ اسرائیل کی خاطر امریکہ اور عیسائی حکومتیں سب کچھ کرنے کو تیار رہتی ہیں۔

اِن دونوں کے ساتھ اب بت پرست مشرکین کی سالار بھارت سرکار کا گٹھ جوڑ ہو جانا
اور قرآن کی صداقت کا آئینہ دار ہے۔ اِن حالات میں جو مسلمان حکمران حزب الشیطان
مرعوب ہو کر ڈرے اور مرے جا رہے ہیں، اِن کا ساتھ دینے ہی میں اپنی مصلحت
تشخیص بھی فرما دی ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام
بجائے نفاق کا آزار براجمان ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ''کفر ملت واحدہ'' اور
اور قوموں میں بٹ کر نہیں بلکہ اُمت واحدہ بن کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی اُمت
ہر فرد کے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ صرف ہم ہی حق پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے دین
صرف کالی کملی والی سرکار ﷺ ہی کے غلام ہیں اور حاملین قرآن کریم کے سوا کوئی اُمت
سکتی کہ اِس کے پاس اصل زبان اور غیر تحریف شدہ متن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود
کتاب کے ساتھ مکالمہ کا انداز اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود تعلیم فرمایا ہے۔

☆ ''آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تم ہم میں برائی ہی کیا دیکھتے ہو سوا اس کے
پر اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اِس پر اور جو کتابیں پہلے نازل ہوئیں ان پر ایمان لائے ہیں
اکثر نافرمان ہیں''۔ (المائدۃ۔59)

☆''اے میرے حبیب ﷺ آپ اِسی دین کی طرف لوگوں کو بلاتے رہنا اور جیسا آپ
ہے اِس پر قائم رہنا اور اِن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو کتاب اللہ نے نازل
ہے اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب
ہم کو ہمارے اعمال کا اور تم کو تمہارے اعمال کا بدلا ملے گا۔ ہم میں اور تم میں کچھ بحث و تکرار نہیں
سب کو اکٹھا کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔ (الشوریٰ۔15)

اِنسانیت کے دو گروہ

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اہل کتاب اور دوسرے انسانوں کے ساتھ خیر خواہی اور نیک سلوک
کا حکم دیا ہے۔ لیکن یہ بھی بتا دیا کہ ان کی سوچ اس طرح کی ہے وہ تمہاری بھلائی سے رنجیدہ اور
تکلیف سے خوش ہوتے ہیں اور وہ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔ دنیا کے تمام انسان دو گروہوں
میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہر فرد ہر گروہ اپنے اعمال اور کردار کا جائزہ لے کر معلوم کر سکتا ہے کہ اس نے
فوج کی وردی پہن رکھی ہے حزب اللہ کی یا حزب الشیطن کی۔ اب دونوں گروہوں کے اوصاف
ملاحظہ ہوں:۔

☆''اے لوگو اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ شیطان

نہیں فریب دے۔ شیطان تمہارا دشمن ہے اور تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے گروہ کو ... کہ وہ دوزخ والوں میں ہوں۔" (فاطر۔5تا6)

"شیطان نے ان کو قابو میں کرلیا ہے اور اللہ کا ذکر انہیں بھلا دیا۔ یہ جماعت حزب الشیطان ہے۔ اور سن رکھو کہ حزب الشیطان ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔" (مجادلہ۔19)

☆ "جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اسکے رسول کے دشمنوں سے ... کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ ہی ہوں۔ یہ وہ ... ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنے فیض سے ان کی مدد کی ہے۔ اور وہ ان کو ... میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ... اللہ سے خوش۔ یہی گروہ حزب اللہ ہے اور سن رکھو کہ حزب اللہ (یعنی اللہ کا لشکر) ہی مراد حاصل ... نے والا ہے۔" (مجادلہ۔22)

☆ "تمہارے دوست اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور ... کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی رکھے گا وہ حزب ... میں داخل ہوگا اور یہی گروہ غلبہ پانے والا ہے۔ (المائدۃ۔55تا56)

اور حزب الشیطان کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ شیطان نے انہیں اپنے پیچھے لگا کر اللہ تعالیٰ کی یاد ... نماز سے غافل کردیا ہے۔ سورۃ المائدۃ میں ایک دوسری جگہ یہ فرمایا گیا کہ انسانوں کو بہکانے، باہم ... نے اور ذکر و نماز سے دور ہٹانے کیلئے شیطان جو ناپاک حربے استعمال کرتا ہے وہ ہیں شراب، جواء، ... ے، لاٹریاں اور صنم کدے اور عُریانی۔ اب خود ہی دیکھ لیں کہ کون کون سے گروہ ان برائیوں میں گلے ... تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اس طرز حیات کو جدید تہذیب اور روشن خیالی کا نام دے کر پوری دنیا ... پھیلانے کے لئے تمام ذرائع استعمال کرنے کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ وہ حزبُ اللہ پر نہ صرف علمی ... ری اور تہذیبی یلغار کر رہے ہیں بلکہ وحدت سے تہی اور انتشار میں مبتلا اُمت مسلمہ کی اسلحہ کو قوت سے ... کا بھی رہے ہیں۔ اس صورت حال کا مقابلہ صرف مساجد میں یہود و نصاریٰ کی تباہی کیلئے بددعاؤں ... سے نہیں کیا جاسکتا۔ بقول اقبالؒ ؎

کرسکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے شیخِ حرم تیری مناجاتِ سحر کیا؟

(7)

پلٹو اللہ کی طرف

اس کے لئے امت مسلمہ کو حزبُ اللہ کے سالارِ اعظم حضور سرکار مدینہ ﷺ کے پیچھے ہو
بندی کر کے عہد وفا باندھنا ہوگا تا کہ اللہ ہمارا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف
لئے سب سے پہلا قدم ہمارا یہ ہونا چاہئے کہ مذہبی فرقہ بندیوں اور سیاسی گروہ بندیوں سے
مسلم اور صرف مسلم بن جائیں۔ ایک ہی گروہ اور ایک ہی جماعت بن جائیں تا کہ اللہ کی ہر
کی مسجد بن جائے اور ہم ہر جگہ باجماعت نماز پڑھ سکیں۔ ہماری سیاست اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول
اطاعت واتباع اور زمین پر اللہ کی حکمرانی قائم کرنا ہے۔ اس سیاست کے مقابل جس حزب
ضرورت ہوتی ہے وہ حزبُ الشیطان کی صورت میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ اس لئے امت
اور باہمی لڑنے والی پارٹیاں بنانے والی سیاست ایک لعنت اور عذاب کی صورت ہے۔ اس سے
حاصل کئے بغیر ملی اتحاد کا خواب کبھی پورا نہ ہوگا۔ حکیم الامت اقبالؒ کی دانائی وحکمت پر ہی
اور اس سیاست کو خیر باد کہہ دیں:

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو
ملک و دولت ہے فقط حفظ حرم کا اِک ثمر
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

دوسرا قدم مسلم امت کے لئے سو فیصد تعلیم اور جدید ٹیکنالوجی کا حصول ہے تا کہ ہم اسلحہ اور
کے دیگر اسباب تیار رکھنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کے مرتکب نہ ہوں۔ اللہ کا فرمان ہے
☆ ''جہاں تک ہو سکے تم قوت کا سامان اور گھوڑوں (یعنی ذرائع نقل وحمل) کی تیاری سے
رہو کہ اس سے اللہ اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے
بیٹھی رہے گی۔ اس کے لئے تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں پورا پورا دیا جا
گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔'' (الانفال۔60)

اگرچہ ہم اس میدان میں یورپی اقوام اور امریکہ سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور انکی برابر کی
پہنچنے میں کافی وقت درکار ہوگا لیکن دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اہم ترین عنصر اللہ تعالیٰ کی
ہے جس کے حصول کے لئے کوئی مدت درکار نہیں ہے۔ ہمیں صرف یہ کرنا ہوگا کہ ہم من حیث

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ترک کر کے حضور نبی رؤف و رحیم ﷺ کے دامن رحمت میں پناہ لے
کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے سپہ سالار عمر بن عاصؓ کو لکھا تھا کہ:۔
ہیں اللہ تعالیٰ اس لئے فتح دیتا ہے کہ ہمارا دشمن اللہ کا نافرمان ہے۔ اگر ہم بھی نافرمان
تو اللہ کی نصرت سے ہم محروم ہو جائیں گے۔ پھر جنگ اسلحہ اور نفری کی ہوگی۔ جس کا اسلحہ بہتر
زیادہ ہوگی وہ جیت جائے گا۔ ہم ہمیشہ تھوڑے اسلحہ اور نفری کے ساتھ اللہ کی نصرت کی وجہ سے
ہوتے ہیں اسلئے تم اپنی فوج کا جائزہ لو کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی تو نہیں
جس کی وجہ سے فتوحات رک گئی ہیں۔'' اس لئے حتیٰ الامکان سامان حرب اکٹھا کرنے کے ساتھ
بھی نہایت ضروری ہے کہ ملت کے ہر فرد کے اخلاق و کردار کا معیار اللہ تعالیٰ کی فوج کے سپاہی
تو مطابقت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو چھوٹے چھوٹے گروہ بڑی فوجوں پر غالب
رہے ہیں اور آسکتے ہیں۔ حزب اللہ اور حزب الشیطان کے بارے میں اقبال کی پیشگوئی دیکھیں:۔

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا
تقدیر اُمم کیا ہے کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

ابلیس کے گروہ کا کام ہوس و جاں کے لئے خوں ریزی کرنا اور کمزور قوموں کو غلام بنا کر ان کا
استحصال کرنا اور زمین میں فساد پھیلانا ہوتا ہے۔ حزب اللہ کا کام انسانوں کو انسانوں کے ظلم واستبداد سے
نجات دلا کر زمین پر عدل کی فضا قائم کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
''جو مومن ہیں وہ اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں۔ سو تم
شیطان کے دوستوں سے لڑو اور (ڈرومت) کہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔'' (نساء۔76)

حقیقت ازلی ہے رقابتِ اقوام
نگاہ پیر فلک میں نہ میں عزیز نہ تو
خودی میں ڈوب زمانے سے ناامید نہ ہو
کہ اس کا زخم ہے درپردہ اہتمام رفو
رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اتر گیا جو تیرے دل میں لاشریک لہ

(ضرب کلیم)

ان اشعار میں علامہ نے یہ حقیقت بتائی ہے کہ اللہ کی بادشاہی میں قوموں کے
فیصلے جانبداری کی بنا پر نہیں بلکہ خالصتاً ان کے اخلاق و کردار اور خلق خدا کی خدمت
رکھ کر کئے جاتے ہیں۔ کفار اور اہل کتاب کی یلغار اور عداوت کی وجہ سے امت مسلمہ
ہے وہ اس لئے ہے تا کہ امت خواب گراں سے بیدار ہو کر اپنی اصلاح کر لے
شریک لہ" کو دل میں اتار لینے کو کامرانی کا نسخہ قرار دیا ہے تو اس کے لئے بھی
ہوئے انصاب کی طرف ہی لوٹنا ہوگا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کے دل کے بارے میں تو
بار تصدیق فرمائی کہ **ما کان من المشرکین**۔ اس پر عمل ہی سے ایمان والوں کے
اور ہم حقیقی مومن بن سکتے ہیں (حجرات۔14) ایک حدیث مبارکہ بھی ہے:

إنّ اللّٰہ لا ینظرُ إلیٰ صُوَرِکُم وَ لا إلیٰ أموالِکُم ولکن ینظُر
قُلوبِکُم وَأعمالِکُم۔ (صحیح مسلم و مسند احمد)

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ اب
پیدا ہوتا ہے کہ دلوں کے اندر اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی شدید محبت اور اسکی راہ میں سب کچھ
کی کیفیت کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے۔ علامہ اقبال نے اس کا جواب بھی انصاب ہی سے نکال

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

موجودہ اداروں سے تعلیم حاصل کرنے والے بچے تو باپ کے فرمان پر بال کٹوانے کے
تیار نہیں ہوتے اور ایک وہ بچہ جس کا دل فیضان نظر سے منور تھا اپنے باپ کے اشارے پر اللہ کی
سر کٹوانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں اس عظیم باپ پر اور حلیم بیٹے پر
بیٹے حضرت **محمد رسول اللہ** پر جنہوں نے اپنے دور میں فیضان نبوت سے اللہ تعالیٰ
میں اپنے مال اور جانیں نثار کرنے والی ایک اُمت تیار کی جنہیں زندگی ہی میں رضوان کی بشارت
الامت ہونے کی سعادت عطا کی گئی۔ حضور ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل کسی
اصحاب نہ تھے۔ انہوں نے روایتی مدرسوں سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی بلکہ صحبت رسول اللہ ﷺ ہی
واحد وجہ فضیلت تھی۔ فیضان نظر کیمیا اثر نے کمال کر دکھایا کہ:

خود جو تھے نہ راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

اب بھی یہ نعمت بے بہا مادی سائنس کے علاموں اور بادشاہوں کے خزانوں سے نہیں بلکہ حضور
غلاموں کے سامنے زانوائے تلمذ تہ کرنے سے ہی ملتی ہے۔ اللہ والے سچے صوفیوں کا یہی کام ہوتا
اپنی توجہ اور فیض صحبت کے اثر سے تزکیہ اخلاق اور تصفیہ قلوب کر کے ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت

یہی حقیقی فقیری ہے اور اسی کا نام اسلامی تصوف ہے جس کا منبعِ انور ہمارے سرکار، ﷺ کی ذات مبارک ہے۔ انسانی فکر اللہ کے ذکر کے بغیر اپنی حقیقی منزل اور کمال تک لئے سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت پیدا کرنے سے بھی پہلے یہ ضروری ہے کہ تزکیہ قلوب کیلئے صحبت صالحین و صادقین سے مستفیض ہونے کا اہتمام بھی کیا جائے تاکہ مومن، متقی اور اللہ کی رضا کا طالب بن جائے۔

قلندر اور مردِ مومن اقبالؒ اور ان کے مُرشد مولانا رومؒ ہمیں تاکید کر رہے ہیں کہ حقیقت رسائی مردانِ خدا کے سامنے جبہ سائی کے بغیر ممکن نہیں۔

علم کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں
صحبتِ اہل صفا نور و حضور و سُرور
سرخوش و پُر سوز ہے لالہ لبِ آبجو
صحبت از علم کتابی بہتر است
صحبت مردانِ حُر آدم گر است
صد کتاب و صد ورق در نار کن
رُوئے دل را جانبِ دِلدار کن
دیں مجو اندر کُتب اے بے خبر
علم و حکمت از کتب دیں از نظر
صحبتِ شاں خاک را اکسیر کرد
لطفِ شاں بر ہر دِلے تاثیر کرد

افراد کی ان خطوط پر تربیت کرنے ہی سے اُمت اِس معیار پر آ سکتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شاملِ حال ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے نصرت کے جو وعدے کر رکھے ہیں انہیں ہمارے ایمان اور اخلاق و کردار کے ساتھ مشروط کر رکھا ہے۔

☆ "جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے اِن سے بدلا لے کر چھوڑا۔ اور ان مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی"۔ (الروم۔47)

☆ "اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا"۔ (محمد۔7)

☆ "اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے

کہ تمہاری مدد کرے۔ اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے"۔ (آل عمران۔160)

☆ "اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ بے شک اللہ زبردست ہے"۔ (مجادلہ۔21)

ہمارے آباؤ اجداد تو سراپا کردار تھے لیکن ہم صرف گفتار کے غازی بن کر رہ گئے۔ لیکن دِل پاک نہ ہو سکے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور آخرت کی طلب سے منہ موڑ کر عارضی نعمتوں کو مقصودِ حیات بنالیا تو پھر ہمیں موت سے ڈر آنے لگا حالانکہ اسلام اپنے ماننے والوں کے دلوں سے موت کا خوف دور کر کے آخرت کی زندگی کا پیار پیدا کرتا ہے اور سورۃ جمعہ میں موت کی تمنا کرنے کو صداقت کا نشان بتایا ہے۔ اقبال تو اِس سے بھی آگے کی بات کرتا ہے۔

مسلمانے کہ مرگ از وے بلرزد
جہاں گردیدم و اُورا ندیدم

ایسا مسلمان جس سے موت بھی لرزتی ہو۔ میں نے دنیا دیکھی لیکن وہ نظر نہ آیا۔

اگر ہمیں اپنا کھویا ہوا مقام پھر سے حاصل کرنا ہے تو اپنے آپ کو بدلنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو دل میں بسا کر حبیب خدا ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ ملت ابراہیم پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو ابراہیم علیہ السلام ثابت کرنا ہوگا۔ تا کہ نمرودِ وقت نے ہمیں مرعوب کرنے کیلئے جو آگ جلا رکھی ہے اس کا مقابلہ ایمان محکم کی قوت سے کر سکیں۔

ہو اگر آج بھی ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

اگر اُمت مسلمہ اپنے عقائد و اعمال کو قرآن کریم کے مطابق کرلے اور اللہ کے دیئے ہوئے دین کو اِسکے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ کر دے تو اللہ تعالیٰ اِس سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر کامیابی اِس کے قدم چومے گی۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ مستقبل اُمت مسلمہ ہی کا ہے لیکن اِس کیلئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ضروری ہے۔

کیونکہ اِنسانوں کی فلاحِ دارین کا ضامن آئین اسی کے پاس ہے۔ اولادِ آدم کے رنج و غم اور کرب کے علاج کیلئے نسخہ کیمیا اِسی کی بغل میں ہے۔ حزبُ الشیطان کیلئے فتنہ فرد ابننا اور طاغوت کے مکر و فریب کو توڑنا اِس کا مقدر بنا دیا گیا ہے۔ دنیا کی امامت کا تاج اِسی کے سر کیلئے مخصوص ہو چکا ہے۔ فرشتوں کی فوجیں اِسکی مدد کی لئے ایستادہ ہیں۔ اب کوتاہی اور سُستی ہماری طرف سے ہو رہی ہے۔ حزبُ اللہ اپنی صفیں درست نہیں کر پا رہی۔ اگر آج ہم متحد ہو کر اللہ کی مدد کے سہارے باطل کے خلاف کھڑے ہو کر فضاءِ بدر پیدا کرلیں تو اللہ اور اِس کے فرشتے ہمارے مددگار ہو جائیں۔ پھر حسب

خیال دل سے نکال دیں کہ اللہ کے سوا بھی کوئی سپر پاور ہے۔ اللہ تعالیٰ
۔۔۔ کو دیکھو نوں کو پکڑتا ہے کہ کوئی جماعت انسانوں کی خدمت کرتی ہے اور کوئی فتنہ و
۔۔۔ انوں میں سے بھی ایک قوم اللہ کو بھول گئی اور طاقت کے گھمنڈ میں یہ نعرہ بلند
۔۔۔ دنیا دو طاقتور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ایمانی قوت کو بیدار اور دینے والا جو جواب

۔۔۔ وہ ناحق زمین میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون
۔۔۔ نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت بڑھ
۔۔۔ ری نشانیوں سے انکار کرتے تھے۔ تو ہم نے بھی ان پر نحوست کے دنوں میں زور کی
۔۔۔ ان کو دنیا کی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی
۔۔۔ ہے اور ان کو کوئی مدد نہیں ملے گی۔" (حم سجدہ۔ 16)

۔۔۔ کرام آج کا خطبہ اسی پر ختم کرتا ہوں۔ آیئے اب سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و
۔۔۔ وص دل کے ساتھ دعا کریں۔

۔۔۔ اپنی بیکراں رحمت اور حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے امت مسلمہ کے گناہوں اور اسکی
۔۔۔ ور خطاؤں کو معاف فرما۔ ہمیں سیاسی اور مذہبی گروہ بندیوں کی لعنت سے نجات دلا کر حزب اللہ
۔۔۔ اور ہمیں پھر سے خیر الامت کا اعزاز عطا فرما۔ ہمیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں جیسا ایمان و توکل
۔۔۔ کی عطا فرما۔

۔۔۔ مسلمانان عالم کو موجودہ علمی اور عملی پستی سے نجات دلا کر اپنی تائید و نصرت سے نواز اور دشمنوں پر
۔۔۔ لئے ایمان کی دولت اور اسلحہ کی قوت عطا فرما۔

۔۔۔ م حاضرین جلسہ اور سلسلہ توحیدیہ کے سب بھائیوں کو دنیا اور روحانیت کے اعلیٰ مراتب عطا
۔۔۔ وں میں نماز، ذکر اور تلاوت قرآن کی مزید محبت پیدا فرما۔ سب کو اطمینان قلب نصیب فرما۔ بانی
۔۔۔ رحمتہ اللہ علیہ کے روشن کئے ہوئے چراغ کے نور کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے ہماری راہنمائی فرما
۔۔۔ ی کو بار آور فرما۔ جسمانی اور روحانی بیماروں کو اپنی رحمت سے شفا عطا فرما۔ سب کی دلی
۔۔۔ پوری فرما اور دنیا و آخرت میں سرخرو فرما۔ آمین یارب العالمین!

محمد صدیق ڈار توحیدی
خادم سلسلہ عالیہ توحیدیہ
فون:055-3862835
055-3003304
0300-6493335

مرکز تعمیر ملت سلسلہ عالیہ توحیدیہ
۔۔۔ یہ کالونی۔ ڈاکخانہ سیکنڈری بورڈ
گوجرانوالہ

15۔ اپریل 2006ء

یہ ضرور پڑھیں

بانی سلسلہ عالیہ توحیدیہ خواجہ عبدالحکیم انصاریؒ نے فرمایا

"مسلمانو! یاد رکھو کہ تمہاری انفرادی اور قومی تباہی کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ تم نے قرآن کے خلاف عقیدے گھڑ لئے ہیں اور ان پر قائم ہو کر قرآن اور اللہ کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ آج تم قرآن اور اللہ کی طرف لوٹ آؤ کل تم کو وہی عزت پھر حاصل ہو جائے گی جو قرونِ اُولیٰ میں تھی۔ (اقتباس از "تعمیر ملت")

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا

خوار از مہجوریِ قُرآں شُدی
شِکوہ سنج گردش دوراں شُدی

"تم تقدیر کو کوستے ہو اور گردشِ دوراں کے عبث شکوے کرتے ہو حالانکہ تمہاری ذلت و خواری کی اصل وجہ قرآن سے دوری ہے"